69818 ـ كتے كى خريد و فروخت كرنے كى حرمت

سوال

كتوں كى خريد و فروخت كا حكم كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

سوال نمبر (69777) كے جواب ميں كتا ركھنے كى حرمت بيان ہو چكى ہے، اور يہ بھى بيان كيا جا چكا ہے كہ جو شخص بھى كتا پالےگا اس كے اجروثواب ميں سے روزانہ دو قيراط ثواب كى كمى ہوتى ہے، ليكن شكار اور جانوروں اور كھيت كى ركھوالى كے ليے كتا ركھنا جائز ہے.

دوم:

ليكن كتے كى خريد و فروخت حرام ہے، چاہے اس قسم كا كتا ہو جو پالنا اور ركھنا جائز ہے.

كتے كى خريد و فروخت كى ممانعت ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے كئى ايك احاديث ثابت ہيں، ذيل ميں ہم چند ايك احاديث پيش كرتے ہيں:

1 ـ امام بخارى رحمہ اللہ نے ابو جحيفہ رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے كتے كى قيمت سے منع فرمايا "

صحيح بخارى حديث نمبر (1944).

2 ـ امام بخارى اور امام مسلم رحمہما اللہ نے ابو مسعود انصارى رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے كتے كى قيمت، اور زانيہ عورت كى اجرت اور كاہن اور نجومى كى شرينى سے منع فرمايا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2083) صحیح مسلم حدیث نمبر (2930).

3 ۔ امام ابو داود نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع فرمایا، اور اگر کوئی تیرے پاس کتے کی قیمت کا مطالبہ لے کر آئے تو اس کی مٹھی مٹی سے بھر دو "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3021).

حافظ ابن حجر نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

4 ۔ امام داود نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کتے کی قیمت حلال نہیں، اور نہ ہی کاہن اور نجومی کی شرینی اور نہ ہی فاحشہ عورت کی اجرت "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3023).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس کی سند حسن ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

" کتے کی قیمت سے ممانعت اور اس کی کمائی سب سے بری ہونا، اور کتے کا خبیث ہونا اس کی خرید و فروخت کے حرام ہونے کی دلیل ہے اور اس کی دلیل ہے کہ اگر فروخت بھی کیا جائے تو اس کی بیع صحیح نہیں ہوگی، اور نہ ہی اس کی قیمت حلال ہے، اور نہ ہی اسے تلف کرنے پر کوئی قیمت ادا کرنا ہوگی، چاہے وہ کتا تعلیم شدہ ہو، یا نہ، اور چاہے وہ کتا ہو جس کا رکھنا جائز ہے یا رکھنا جائز نہیں.

جمہور علماء جن میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ، اور حسن بصری اور ربعیہ، اور اوزاعی، حکم، حماد، امام شافعی، امام احمد، داود، ابن منذر، وغیرہ شامل ہیں.

اور ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ جس کتوں میں منفعت ہو ان کی خرید و فروخت جائز ہے، اور اس کے تلف کرنے پر اس کی قیمت ادا کرنا ہوگی، اور ابن منذر رحمہ اللہ نے جابر، عطاء، نخعی رحمہم اللہ سے شکاری کتے کی خرید و فروخت کا جواز بیان کیا ہے، اس کے علاوہ کسی اور کتے کی نہیں ... اور جمہور علماء کرام کی دلیل یہی احادیث

ہیں " انتہی.

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نہی سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اس کی خرید و فروخت حرام ہے، اور یہ ہر کتے کو عام ہے، چاہے وہ معلم ہو یا کوئی اور کتا جس کا پالنا اور رکھنا جائز ہو یا رکھنا اور پالنا جائز نہ ہو، اور اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اس کے تلف کرنے پر کوئی قیمت نہیں، جمہور علماء کا یہی کہنا ہے " انتہی.

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ " المغنی " میں رقمطراز ہیں:

" کتے کی خرید و فروخت باطل ہونے میں کوئی مذہب مختلف نہیں، یعنی چاہے کوئی بھی کتا ہو " انتہی.

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

" کتوں کی بیع جائز نہیں، اور نہ ہی ان کی قیمت حلال ہے، چاہے کتا شکاری ہو، یا کھیت وغیرہ کی رکھوالی والا یا کوئی اور، کیونکہ ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، اور فاحشہ عورت کے مہر (فحاشی کی اجرت) اور کاہن و نجومی کی شرینی سے منع فرمایا ہے "

متفق علیہ " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (13 / 36).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" کتے کی بیع باطل ہے " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (19 / 39).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" کتے کی بیع جائز نہیں، حتی کہ اگر اسے شکار کے لیے بھی فروخت کیا جائے تو بھی جائز نہیں ہے " انتہی بتصرف.

دیکھیں: الشرح الممتع (8 / 90).

دوم:

کتے کی خرید و فروخت کو جائز قرار دینے والوں نے نسائی شریف کی درج ذیل روایت سے استدلال کیا ہے:

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا، لیکن شکاری کتے کی قیمت سے نہیں "

سنن نسائی حدیث نمبر (4589).

اس حدیث میں " لیکن شکاری کتے کی قیمت سے نہیں " کا استثناء ضعیف ہے.

امام نسائی رحمہ اللہ اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد کہتے ہیں یہ منکر ہے.

اور سندی رحمہ اللہ نے نسائی کے حاشیہ میں کہا ہے: اس کے ضعیف ہونے میں مدثین کا اتفاق ہے.

اور مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

" شکاری کتے کے علاوہ باقی کتوں کی قیمت کی نہی میں وارد شدہ سب احادیث، اور یہ روایت کہ: عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے ایك شخص کو کتا قتل کرنے کی بنا پر بیس اونٹ کا جرمانہ کیا تھا، اور یہ کہ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ نے کتا مارنے میں جرمانہ کا کہا ہے، یہ سب روایات ضعیف ہیں، اس پر سب آئمہ حدیث کا اتفاق ہے " انتہی.

سوم:

جب شکاری یا رکھوالی والے کتے کی ضرورت ہو، یا پھر کوئی شخص بھی فروخت کیے بغیر نہ دے تو پھر اسے خریدنا جائز ہے، اور اس کا گناہ فروخت کرنے والے پر ہوگا، کیونکہ اس نے وہ چیز فروخت کی ہے جس کا فروخت کرنا جائز نہیں.

ابن حزم رحمہ اللہ " المحلی " میں رقمطراز ہیں:

" کتے کی بیع اصلا جائز نہیں، نہ تو شکاری کتے کی اور نہ ہی جانوروں کی رکھوالی کے لیے، اور نہ ہی کسی اور کتے کی، اور اگر اس کے لیے مجبور اور مضطر ہونا پڑے، اور کوئی بھی ایسا شخص نہ ملے جو اسے کتے دے، تو اس حالت میں اس کے لیے کتا خریدنا جائز ہوگا، اور یہ خریدار کے لیے تو حلال ہوگا، لیکن فروخت کرنے والے کے لیے حرام، جب بھی استطاعت اور قدرت ہو فروخت کرنے والے سے خریدار کتے کی قیمت چھین لے، ظلم

روکنے کےلیے رشوت کی طرح، اور قیدی کو چھڑانے کے لیے فدیہ کی طرح، اور ظالم کی رواداری جیسے، اور ان سب میں کوئی فرق نہیں " انتہی.

دیکھیں: المحلی ابن حزم (7 / 493).

واللہ اعلم .